[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 6.S.C.R

ازعدالت عظمیٰ

میسرز ایسٹر انڈسٹریز لمیٹڈ

بنام

یو۔ پی۔اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ اور دیگران

17 ستمبر 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹسز]

انڈین الیکٹرسٹی (سپلائی) ایکٹ، 1948:

دفعہ 78–اے–نئی قائم کردہ صنعتوں کو بجلی کی فراہمی میں 10 فیصد ترقیاتی چھوٹ کی منظوری–ریاستی حکومت کی پالیسی–ہائی کورٹ کا مؤقف ہے کہ بجلی بورڈ خود بخود ریاستی حکومت کی ہدایات کا پابند نہیں ہے–اپیل پر کہا گیا: جب تک حکومت کی طرف سے جاری کردہ پالیسی ہدایت ایکٹ توضیعات اور بورڈ کی طرف سے مقرر کردہ ٹیرف پالیسی سے مطابقت رکھتی ہے، بورڈ کے لیے یہ کھلا ہوسکتا ہے کہ وہ یا تو اسے قبول کرے یا نہیں اس طرح کی ہدایات کو قبول کرے–یہ ریاستی حکومت کے لیے ہے کہ وہ اس بات پر غور کرے کہ آیا بورڈ نے پالیسی طے کی ہے یا ریاستی حکومت کی طرف سے جاری کردہ ہدایت کو مناسب طریقے سے نافذ نہیں کیا گیا ہے–عدالت ریاستی حکومت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کو نافذ کرنے کی ہدایت نہیں دے سکتی جو آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت بورڈ کو ایکٹ کی دفعہ 78اے(1) کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرنے کی ہدایت دیتی ہے–ذیلی دفعہ (2) کی اس وجہ سے کوئی درخواست نہیں ہے کہ اگر بورڈ کو کوئی شک محسوس ہوتا ہے کہ حکومت کی طرف سے جاری کردہ ہدایت کسی پالیسی کے دائرے میں ہے یا نہیں۔یعنی اس معاملے میں سوال–وعدے کی روک تھام کا نظریہ–مقدم کے حقائق اور حالات میں لاگو نہیں ہوتا ہے۔

ریئل فوڈ پروڈکٹس لمیٹڈ اور دیگر بنام اے پی اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ اور دیگر اے آئی آر (1995) ایس سی 2234، حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1996: کی خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 18156۔

1989 کے ڈبلیو پی 10195 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے مورخہ 8.5.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے آر سنتھانم، اشوک کمار سنگھ اور راجندر سنگھوی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہ خصوصی اجازت کی درخواست لکھنؤ میں الہ آباد عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوتی ہے جو 8 مئی 1996 کو تحریری درخواست نمبر 10195 / 89 میں دی گئی تھی۔

تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ اتر پردیش کی حکومت نے 16 جولائی 1986 کو نئی قائم کردہ صنعتوں کو بجلی کی فراہمی میں 10 فیصد ترقیاتی چھوٹ دینے کی منظوری دی تھی اور یہ 1990 تک رائج ہونا تھا۔ درخواست گزار کا دعوی ہے کہ اس پالیسی کے مطابق درخواست گزار نے نینی تال ضلع میں اپنی صنعت قائم کی تھی۔ نتیجتاً وہ چھوٹ کا حقدار ہے۔ جب بل جاری کیا گیا تو بورڈ نے چھوٹ کے برعکس اپنی ٹیرف کی شرحیں عائد کر دیں۔ نتیجتاً، انہوں نے رٹ پٹیشن دائر کی۔ عدالت عالیہ نے متنازعہ فیصلے میں کہا تھا کہ بھارتیہ الیکٹرسٹی (سپلائی) ایکٹ، 1948 (1948 کا ایکٹ 54) (مختصر طور پر، ایکٹ) کی دفعہ 78 اے ایک قانون سازی پالیسی ہونے کی وجہ سے بورڈ خود بخود ریاستی حکومت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کا پابند نہیں تھا۔ بورڈ اپنے طریقہ کار کے مطابق ٹیرف پر نظر ثانی کرنے کا حقدار ہے۔ اس لیے بورڈ کو ریاستی حکومت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات پر عمل کرنے پر مجبور کرنے کے لیے رٹ جاری نہیں کی جاسکی۔ اس طرح یہ خصوصی رخصت کی درخواست ہے۔

درخواست گزار کی طرف سے یہ دعوی کیا گیا ہے کہ اس عدالت کی طرف سے رئیل فوڈ پروڈکٹس لمیٹڈ اور دیگر بنام اے پی اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ اور دیگر اے آئی آر (1995) ایس سی 2234 خاص طور پر پیرا گراف 8 میں مقرر کردہ قانون کے پیش نظر، بورڈ ریاستی حکومت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کا پابند ہے۔ اس لیے عدالت عالیہ کا نظریہ قانون کے لحاظ سے درست نہیں ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ یہ اچھی طرح سے طے شدہ قانونی حیثیت ہے کہ محصولات کا تعین ایک قانون سازی کی پالیسی ہے اور بورڈ وقتاً فوقتاً یکطرفہ طور پر محصولات پر نظر ثانی کا حقدار ہے۔ صارف ایکٹ کے تحت مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق باضابطہ طور پر مطلع کردہ محصولات پر نظر ثانی کا پابند ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا فریقین کی طرف سے درج کردہ محصولات کی شرائط کے برعکس، ریاست کی طرف سے جاری کردہ پالیسی ہدایت کو مداخلت کی جائے گی اور ریاستی حکومت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کے مطابق بجلی بورڈ کے ذریعے اس پر نظر ثانی کی جائے گی؟ اس سلسلے میں، پیرا گراف 8 میں اس عدالت مشاہدات قابل ذکر ہیں :

"واحد رہ جانے والا سوال ایکٹ کی دفعہ 78 اے کے تحت ریاستی حکومت کی طرف سے دی گئی ہدایت کی نوعیت اور اثر کے حوالے سے ہے۔ اس سوال کی جانچ موجودہ معاملے کے حقائق کے تناظر میں کی جانی چاہیے جو زرعی پمپ سیٹوں کے لیے فی ایچ پی فلیٹ ریٹ چارج کرنے تک محدود ہے۔ محصولات طے کرنے میں بورڈ کے کام کی نوعیت اور اس کی مشق کے طریقے پر اس عدالت پہلے فیصلوں میں تفصیل سے غور کیا گیا ہے اور اسے موجودہ معاملے میں مزید وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔ سیکشن 78 اے اس بیان محاورہ استعمال کرتا ہے کہ "بورڈ کو پالیسی کے سوال پر ایسی ہدایات کے ذریعے رہنمائی فراہم کی جائے گی جو ریاستی حکومت اسے دے سکتی ہے۔" ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ریاستی حکومت کی طرف سے پالیسی کے سوال پر جو نظریہ ظاہر کیا گیا ہے وہ اس سمت کی نوعیت کا ہے جس پر بورڈ پالیسی کے اس شعبے میں عمل کرے جس سے اس کا تعلق ہے۔ دفعہ 59 اور ایکٹ کی دیگر توضیعات ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 49 کے مطابق محصولات طے کرنے کے بورڈ کے کام کے تناظر میں، بورڈ کو ریاستی حکومت کی ایسی کسی بھی ہدایت سے رہنمائی کرنی ہے، جیسا کہ موجودہ معاملے میں، زرعی پمپ سیٹوں کے لیے فی ایچ پی فلیٹ ریٹ پر رعایتی ٹیرف طے کرنا تھا۔ یہ پالیسی کے سوال سے متعلق ہے جس پر بورڈ کو عمل کرنا چاہیے۔ تاہم، کسی دیئے گئے معاملے میں مخصوص شرح کی نشاندہی کرنے میں، ریاستی حکومت کی کارروائی پالیسی کے سوال پر ہدایت دینے کے اختیار سے زیادہ ہوسکتی ہے، جس کا بورڈ، اگر اس کا نتیجہ مختلف ہو تو، پابند ہونے کا پابند نہیں ہوسکتا ہے۔ لیکن جہاں بورڈ ریاستی حکومت کی طرف سے تجویز کردہ شرح پر بھی غور کرتا ہے اور اسے محصولات طے کرنے کے اپنے کام کو انجام دینے میں

قابل قبول سمجھتا ہے، بورڈ کا حتمی فیصلہ صرف اس وجہ سے خراب نہیں ہوگا کہ اس نے مخصوص شرح کے بارے میں بھی ریاستی حکومت کی رائے کو قبول کرلیا ہے، ایسی صورت میں بورڈ تجویز کردہ شرحوں کو قبول کرتا ہے کیونکہ یہ اپنے خیال میں مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اگر ریاستی حکومت کی طرف سے اس کی سمت میں ظاہر کردہ نظریہ پالیسی کی حالت سے تجاوز کرتا ہے، تو بورڈ اس کا پابند نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ خوبیوں پر وہی نظریہ نہ اختیار کرے۔

ایکٹ کے دفعہ 78اے(1) میں کہا گیا ہے کہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں بورڈ کو پالیسی کے سوالات پر ایسی ہدایات کے ذریعے رہنمائی فراہم کی جائے گی جو ریاستی حکومت اسے دے سکتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں، محصولات کی شرحوں اور شرائط وضوابط کے تعین میں بجلی بورڈ کا ایک قانونی کام ہے جس کے تحت صارفین کو برقی توانائی فراہم کی جائے اور اس کا نفاذ کیا جائے۔ یہ ایک قانون سازی پالیسی ہونے کے ناطے، حکومت کی طرف سے جاری کردہ دفعہ 78اے پالیسی ہدایات کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے بجلی بورڈ کے ذریعہ بھی غور کیا جاسکتا ہے جس کا انجام دینے کا قانونی فرض ہے۔ جب تک حکومت کی طرف سے جاری کردہ پالیسی ہدایت ایکٹ توضیعات اور بورڈ کی طرف سے مقرر کردہ محصولات پالیسی سے مطابقت رکھتی ہے، بورڈ کے لیے یہ کھلا ہوسکتا ہے کہ وہ اسے قبول کرے یا اس طرح کی ہدایات کو قبول نہ کرے۔ یہ ریاستی حکومت پر ہے کہ وہ اس بات پر غور کرے کہ آیا بورڈ نے پالیسی طے کی تھی یا ریاستی حکومت کی طرف سے جاری کردہ ہدایت کو مناسب طریقے سے نافذ نہیں کیا گیا ہے۔ عدالت ریاستی حکومت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کو نافذ کرنے کی ہدایت نہیں دے سکتی جو آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت بورڈ کو ایکٹ کی دفعہ 78اے(1) کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرنے کی ہدایت دیتی ہے۔ ذیلی دفعہ(2) میں اس وجہ سے کوئی درخواست نہیں ہے کہ اگر بورڈ کو اس بارے میں کوئی شک محسوس ہوتا ہے کہ حکومت کی طرف سے جاری کردہ ہدایت کسی پالیسی کے دائرے میں ہے یا نہیں، تو اسے ایکٹ کے تحت تشکیل شدہ اتھارٹی کے پاس بھیجا جائے گا جس کا فیصلہ حتمی ہوگا یعنی اس معاملے میں سوال کا جواب دیا جائے گا۔

درخواست گزار کے فاضل وکیل نے ہمارے نوٹس میں لایا ہے کہ اس عدالت نے وعدے کی روک تھام کے اطلاق کے سوال پر ایک اور ڈویژن بینچ کے فیصلے کے خلاف اجازت دے دی ہے۔ اس معاملے میں، یہ سوال اس وجہ سے پیدا نہیں ہوتا ہے کہ وعدے کی منسوخی صرف اس صورت میں لاگو ہوگی جہاں فریقین کے درمیان کوئی معاہدہ نہیں ہوا تھا۔ اس معاملے میں، چونکہ درخواست گزار اور بورڈ کے درمیان قانون کے تحت باضابطہ طور پر ایک معاہدہ موجود ہے جو انہیں پابند کرتا ہے، جب تک کہ اس پر نظر ثانی نہ کی جائے، وعدہ منسوخ کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے۔ اس نقطہ نظر سے، ہمارا خیال ہے کہ عدالت عالیہ نے مداخلت کی ضمانت دینے والے قانون کی کوئی واضح غلطی نہیں کی ہے۔

خصوصی اجازت کی درخواست مسترد کردی جاتی ہے۔

جی۔این۔

درخواست مسترد کردی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.07.16 11:33
I am the author of this document